از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 13 مارچ 1953

دی سٹیٹ آف بمبئی

بنام

پانڈورنگ ونایک چھالکر و دیگراں

[مہر چند مہاجن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) ایکٹ، 1948، دفعہ 15- بمبئی جنرل کلاز ایکٹ، 1904، دفعہ 25- آرڈیننس کی منسوخی اور ایکٹ کے طور پر دوبارہ نافذ کرنا- آرڈیننس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن آیا وہ نافذ ہے- ایکٹ کی تعمیر- قانونی تخیلات۔

بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) آرڈیننس، سال 1948 آرڈیننس کے گوشوارہ میں مذکور کچھ علاقوں پر لاگو ہوا، اور آرڈیننس کے ذریعے اس میں موجود اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے حکومت نے 15 جنوری 1948 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے سینما گھروں اور تفریح کی دیگر جگہوں کے لیے استعمال ہونے والی عمارتوں کے حوالے سے رتنا گیری سمیت کچھ دیگر علاقوں میں اپنی کی توضیعات کو بڑھا دیا۔ اس آرڈیننس کو بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) ایکٹ، سال 1948 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا جس کی توضیعات پہلے کے آرڈیننس سے ملتی جلتی تھیں۔ ایکٹ کے دفعہ 15 (1) نے اس آرڈیننس کو منسوخ کر دیا اور اعلان کیا کہ "دفعات 7 اور 25، بمبئی جنرل کلاز ایکٹ، 1904 کی توضیعات، منسوخی پر اس طرح لاگو ہوں گی جیسے کہ یہ آرڈیننس ایک قانون سازی ہو"۔

حکم ہوا کہ: بمبئی عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو الٹتے ہوئے کہ مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ 15 (1) اور بمبئی جنرل کلاز ایکٹ 1904 کی دفعہ 25 کی صحیح تعمیر پر آرڈیننس کے تحت 15 جنوری 1948 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن ایکٹ 1948 کے تحت نافذ رہا اور اس کے ذریعے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کی توضیعات رتناگیری سمیت ریاست کے دیگر علاقوں تک اس حد تک پھیل گئیں جس حد تک نوٹیفکیشن میں اشارہ کیا گیا ہے۔
یکطرفہ والٹن:ری لیوی (17 باب D۔ 746) اور ایسٹ اینڈ ڈویلنگ کمپنی لمیٹڈ بنام فنسبری بورو کونسل([1952]A.C.109) کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر62، سال 1951۔

14 مئی 1951 کو بھارتیہ عدالت عظمی کی طرف سے 9 اگست 1950 کو بمبئی کی نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (باوڈیکر اور ویاس جسٹس صاحبان) کے فیصلے اور حکم سے مجرمانہ اپیل نمبر 319، سال 1950 میں دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو سب ڈویژنل مجسٹریٹ ایف سی، رتناگیری شہر کی عدالت 6 جنوری 1950 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے، فوجداری مقدمہ نمبر77، سال1949 میں۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے ہندوستان (جی این جوشی اور پی اے مہتا، ان کے ساتھ) اپیل کنندہ کی طرف سے۔
جواب دہندہ کے لیے کے بی چودھری۔

13.1953 مارچ۔عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے سنایا-
مدعا علیہان پر کنٹرولر آف بلڈ نگز، بمبئی سے ضروری اجازت حاصل کیے بغیر سنیما تھیٹر کی تعمیر کا کام شروع کرنے کے لیے بمبئی بلڈ نگ (کنٹرول آن ایریکشن) ایکٹ، 1948 کی دفعہ 4 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 9(2) کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔سب ڈویژنل مجسٹریٹ رتناگیری نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کو جائز طور پر رتناگیری تک نہ بڑھایا گیا ہے، اس کی تعمیر کے لیے عمارتوں کے کنٹرولر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔اس کے مطابق انہوں نے انہیں بری کر دیا۔ریاستی حکومت کی اپیل پر، بری کرنے کے حکم کو عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔یہ اپیل ہمارے سامنے بری ہونے کے مشترکہ احکامات سے خصوصی اجازت کے ذریعے ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بمبئی کی ریاستی حکومت کی جانب سے اٹارنی جنرل برائے ہندوستان کو خصوصی اجازت دی گئی تھی کہ عدالت کا فیصلہ جو بھی ہو، اپیل کے تحت موضوع کے سلسلے میں جواب دہندگان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اپیل کی سماعت میں فاضل اٹارنی جنرل کی طرف سے یہ واضح کیا گیا کہ جواب دہندگان کو بری قرار دیے جانے سے یا ان کی عمارت مکمل ہونے پر کوئی منفی نتائج نہیں آئیں گے، اور یہ کہ ریاستی حکومت کسی بھی طرح سے مداخلت نہیں کرے گی جب وہ عمارت کو مکمل کرنے کے لیے اقدامات کریں گے، جس کی تعمیر کنٹرولر کی اجازت کے بغیر شروع کی قابل تھی۔ ریاستی حکومت صرف یہ چاہتی ہے کہ قانون کے سوال کا فیصلہ ایک آزمائشی مقدمے کے طور پر کیا جائے کیونکہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو اگر چیلنج نہ کیا گیا تو اس کے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ جواب دہندگان کے خلاف قانونی کارروائی کو جنم دینے والے حقائق، جو مختصر طور پر بیان کیے گئے ہیں، یہ ہیں: ریاست بمبئی میں ایک آرڈیننس، بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) آرڈیننس، 1948 نافذ تھا۔ یہ گوشوارہ میں بیان کردہ بعض علاقوں پر لاگو ہوتا تھا۔ رتناگیری ضلع ان مخصوص علاقوں میں سے ایک نہیں تھا۔ آرڈیننس کے دفعہ (1) کے ذیلی دفعہ (4) نے صوبائی حکومت کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اختیار دیا کہ وہ اس طرح کے نوٹیفکیشن میں بیان کردہ کسی بھی دوسرے علاقے میں اس کی توضیعات کو بڑھا سکے۔ اس نے صوبائی حکومت کو مزید یہ ہدایت دینے کا اختیار دیا کہ وہ صرف ان عمارتوں کے سلسلے میں لاگو ہوگی جن کا استعمال اس مقصد کے لیے کیا جانا ہے جو نوٹیفکیشن میں بیان کیا گیا ہے۔ 15 جنوری 1948 کو، حکومت بمبئی نے مندرجہ ذیل نوٹیفکیشن جاری کیا:-

> "بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) آرڈیننس، 1948 (آرڈیننس نمبر 1، سال 1948) کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (4) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، حکومت بمبئی کو یہ ہدایت دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ مذکورہ آرڈیننس مذکورہ ایکٹ کے گوشوارہ میں بیان کردہ علاقوں کے علاوہ صوبہ بمبئی کے تمام علاقوں تک بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پھیل جائے گا اور یہ کہ یہ صرف ان علاقوں پر لاگو ہو گا جن کا مقصد سینما گھروں، تھیٹروں اور تفریحی یا تفریح کے دیگر مقامات کے لیے استعمال ہونا ہے۔"

اس نوٹیفکیشن کا نتیجہ یہ ہوا کہ رتناگیری ضلع میں اس تاریخ کے بعد کنٹرولر کی اجازت کے بغیر سینما کی کوئی عمارت شروع نہیں کی جاسکتی تھی۔

آرڈیننس I، سال 1948 کو ایکٹ XXXI، سال 1948، دی بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) ایکٹ، 1948 کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اسے گوشوارہ میں مخصوص علاقوں پر لاگو کیا گیا تھا۔ دفعہ 1 کے ذیلی دفعہ (3) نے صوبائی حکومت کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ ہدایت دینے کا اختیار دیا ہے کہ اس کی توسیع کسی دوسرے پر بھی ہو گی۔ اس میں مخصوص علاقے۔ اس نے صوبائی حکومت کو مزید یہ ہدایت دینے کا اختیار دیا کہ وہ صرف ان عمارتوں کے سلسلے میں لاگو ہو گی جن کا مقصد نوٹیفکیشن میں بیان کردہ مقاصد کے لیے استعمال کیا جانا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 15(1) کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ۔

"بمبئی بلڈنگ (کنٹرول آن ایریکشن) آرڈیننس، 1948، یہاں سے منسوخ کر دیا گیا ہے اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بمبئی جنرل کلاز ایکٹ 1904 کی دفعہ 7 اور 25 کی توضیعات منسوخی پر اس طرح لاگو ہوں گی جیسے کہ یہ آرڈیننس ایک قانون سازی ہو۔

جواب دہندگان نے ایکٹ XXXI، سال 1948 کے آغاز کے بعد 15 اگست 1948 کو رتناگیری میں ایک سینما کی تعمیر شروع کی، جیسا کہ ایکٹ کے ذریعہ درکار عمارتوں کے کنٹرولر کی اجازت حاصل کیے بغیر اس تاثر کے تحت کہ یہ ایکٹ صرف گوشوارہ میں مخصوص علاقوں پر لاگو ہوتا ہے اور رتناگیری ضلع گوشوارہ میں متعین نہیں کیا گیا تھا، ایکٹ کی توضیعات اس علاقے پر لاگو نہیں ہوتی تھیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ان پر دفعہ 9(2) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے مقدمہ چلایا گیا جسے اوپر بیان کردہ نتائج کے ساتھ دفعہ 4 کے ساتھ پڑھا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

بری کرنے کا حکم اس بنیاد پر تھا کہ اگرچہ نوٹیفکیشن نے آرڈیننس کے دائرہ کار کو علاقے تک بڑھا دیا، ان کے علاوہ جن کا گوشوارہ میں خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا، اس نے ان علاقوں تک توسیع نہیں کی، حالانکہ اس کے باوجود بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہے۔ فیصلے میں، عدالت عالیہ کی طرف سے دفعہ 15 کی زبان پر رکھی گئی تعمیر غلط ہے اور اس کی توضیعات یا بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کی توضیعات کو مکمل اثر نہیں دیا گیا ہے۔ ہم ایکٹ کے دفعہ 15 اور بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 25 کی صحیح تعمیر پر سوچتے ہیں، آرڈیننس کے تحت 15 جنوری 1948 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن ایکٹ XXXI، سال 1948 کے تحت نافذ رہا اور اس کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات ریاست کے دیگر علاقوں تک اس حد تک پھیل گئیں جس حد تک نوٹیفکیشن میں اشارہ کیا گیا ہے۔ بمبئی جنرل کلاز ایکٹ، 1904 کا دفعہ 25 فراہم کرتا ہے-

"جہاں اس ایکٹ کے آغاز کے بعد کوئی قانون سازی، بمبئی ایکٹ کے ذریعے، ترمیم کے ساتھ یا اس کے بغیر منسوخ اور دوبارہ نافذ کی جاتی ہے، تب، جب تک کہ یہ دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم نہ کیا جائے، کوئی تقرری، نوٹیفکیشن، آرڈر، اسکیم، قاعدہ، ضمنی قانون یا منسوخ شدہ قانون سازی کے تحت جاری کردہ فارم، جہاں تک یہ دوبارہ نافذ کردہ دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، نافذ رہے گا اور اس طرح دوبارہ نافذ کردہ کی توضیعات تحت بنایا یا جاری کیا گیا سمجھا جائے گا جب تک کہ اس طرح دوبارہ نافذ کردہ کی توضیعات تحت کسی تقرری، نوٹیفکیشن، آرڈر، اسکیم، قاعدہ، ضمنی قانون یا فارم کے ذریعے اس کی جگہ نہ لے لی جائے۔

یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نوٹیفکیشن ایکٹ XXXI، سال 1948 کی توضیعات سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ یہ واضح طور پر اس کی اسکیم اور مقصد کے مطابق ہے۔ عدالت عالیہ نے اس تجویز کا مقابلہ نہیں کیا کہ بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کی توضیعات کے پیش نظر ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد بھی نوٹیفکیشن نافذ رہا۔ تاہم، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ نوٹیفکیشن کو ایکٹ XXXI، سال 1948 کے تحت جاری کیا گیا تھا، نوٹیفکیشن نے صرف ان علاقوں میں آرڈیننس کو بڑھایا نہ کہ ایکٹ کو۔ عدالت عالیہ کی رائے میں،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

"آرڈیننس" کے بجائے لفظ "ایکٹ" کو بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کی طاقت سے نوٹیفکیشن کے الفاظ میں نہیں پڑھا جا سکا اور نوٹیفکیشن کی لفظی معنی صرف ان علاقوں تک آرڈیننس کو بڑھا دیا گیا۔ اس بات پر غور کیا گیا کہ اگر اس ایکٹ کو ان علاقوں تک بڑھانے کا ارادہ ہے، تو اس طرح کے ارادے کو صرف ایکٹ XXXI، سال 1948 میں نافذ کر کے انجام دیا جا سکتا ہے، جیسا کہ کاٹن کلاتھ اینڈ ین (کنٹرول) آرڈر، 1945 میں نافذ کیا گیا تھا، یا بمبئی جنرل کلاز ایکٹ، 1904 کے دفعہ 9 میں استعمال ہونے والی زبان کے استعمال سے۔ کاٹن کلاتھ اینڈ ین (کنٹرول) آرڈر میں شرط ان شرائط میں ہے:

"بشرطیکہ ڈیفنس آف بھارت رولز کے تحت جاری کردہ کسی بھی حکم میں یا اس کے تحت جاری کردہ کسی نوٹیفکیشن میں کاٹن کلاتھ اینڈ یارن (کنٹرول) آرڈر، 1943 کی کسی بھی شق کے حوالے سے کوئی حوالہ، جب تک کہ کوئی مختلف ارادہ ظاہر نہ ہو، اس حکم کی متعلقہ شق کے حوالے سے سمجھا جائے گا۔

ہمیں اس استدلال کی حمایت کرنا ممکن نہیں لگتا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ فاضل ججوں کی توجہ ایکٹ کے دفعہ 15 (1) کے اختتامی الفاظ کی طرف واضح طور پر نہیں مبذول کرائی گئی تھی۔ اس میں یہ خاص طور پر فراہم کیا گیا ہے کہ بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 7 اور 25 کی توضیعات کی منسوخی پر اس طرح لاگو ہوں گی جیسے کہ آرڈیننس ایک قانون سازی ہو۔ ان الفاظ کے استعمال سے آرڈیننس کو ایک قانون سازی کا درجہ دیا گیا تھا اور اس لیے نوٹیفکیشن میں آنے والے لفظ "آرڈیننس" کو اسی کے مطابق اور ان علاقوں تک ایکٹ کی توسیع کے طور پر پڑھنا پڑتا ہے، اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، ایکٹ کے دفعہ 15 (1) میں استعمال ہونے والے اختتامی الفاظ کو مکمل اثر نہیں دیا جا سکتا۔ ایکٹ کے دفعہ 15 (1) کے اختتامی الفاظ اس مقصد کو حاصل کرتے ہیں جو کاٹن کلاتھ اینڈ ین (کنٹرول) آرڈر میں "پرووِیسو" کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔ دفعہ 15 کی توضیعات کو سمجھنے کی وجہ سے، نوٹیفکیشن میں استعمال ہونے والی زبان جس نے آرڈیننس کو ان علاقوں تک ضروری نتیجہ کے طور پر بڑھایا ہے، اس کا اثر ان علاقوں تک ایکٹ کے عمل کو بڑھانے پر ہے۔ جب کوئی قانون یہ نافذ کرتا ہے کہ کچھ کیا گیا سمجھا جائے گا، جو حقیقت میں اور سچائی میں نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا گیا تھا، تو عدالت اس بات کا تعین کرنے کی حقدار اور پابند ہے کہ کس مقصد کے لیے اور کن افراد کے درمیان قانونی افسانے کا سہارا لیا جائے اور اس کا مکمل اثر قانونی افسانے کو دیا جانا چاہیے اور اسے اس کے منطقی انجام تک پہنچایا جانا چاہیے۔[یکطرفہ والٹن میں عزت مآب جسٹس جیمز کے ذریعے: دوبارہ لیوی میں ([1])]۔ اگر دفعہ 15 میں مذکور قانونی افسانے کے مقصد کو مد نظر رکھا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس افسانے کا مقصد مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا اگر نوٹیفکیشن کو اس لفظی انداز میں سمجھا جائے جس میں عدالت عالیہ نے اس کی تشریح کی ہے۔ ایسٹ اینڈ ڈویلنگز کمپنی لمیٹڈ میں بنام فنسبری بورو کونسل ([2])، لارڈ اسکویت نے ٹاؤن اینڈ کاؤنٹی پلاننگ ایکٹ، 1947 کی توضیعات سے نمٹتے ہوئے اسی اصول کا حوالہ دیا اور مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

> "اگر آپ کو حکم دیا جائے کہ آپ کسی خیالی صورتحال کو حقیقی سمجھیں، تو آپ کو یقینی طور پر، جب تک کہ ایسا کرنے سے منع نہ کیا جائے، ان نتائج اور واقعات کا حقیقی تصور بھی کرنا چاہیے جو، اگر قیاس آرائی پر مبنی صورتحال حقیقت میں موجود ہوتی، تو لامحالہ اس سے نکلے ہوں گے یا اس کے ساتھ ہوئے ہوں گے۔ قانون کہتا ہے کہ آپ کو کسی خاص صورت حال کا تصور کرنا چاہیے؛ یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرنے کے بعد، جب اس صورت حال کے ناگزیر نتائج کی بات آتی ہے تو آپ کو اپنے تخیل کو پریشان کرنا چاہیے یا اس کی اجازت دینی چاہیے۔"

اس طرح بمبئی جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کی توضیعات کو آرڈیننس کی منسوخی پر لاگو کرنے اور اس آرڈیننس کو قانون سازی قرار دینے کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں بھی نوٹیفکیشن میں لفظ "آرڈیننس" آتا ہے، اس لفظ کو قانون سازی کے طور پر پڑھنا پڑتا ہے۔

اوپر دی گئی وجوہات کی بنا پر ہم مطمئن ہیں کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ نوٹیفکیشن نے آرڈیننس کی توضیعات کو صرف رتناگیری ضلع تک بڑھایا ہے نہ کہ ایکٹ XXXI، سال 1948 کی توضیعات کو اس علاقے تک۔ تاہم، یہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ آرڈیننس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کو عمل پیرا رکھنے کے لیے قانون سازیہ کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

طرف سے اپنایا گیا طریقہ ان معاملات میں کچھ حد تک شامل زبان کا استعمال کرتے ہوئے جہاں عمارتوں کی تعمیر سے متعلق شہریوں کے حقوق متاثر ہو رہے تھے، بہت خوش نہیں تھا۔ اس نے یقینی طور پر تین ججوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ قانون سازیہ کا ارادہ زبان سے سامنے نہیں آیا تھا۔ جو لوگ وکیل نہیں ہیں وہ یہ سوچ کر گمراہ ہو سکتے ہیں کہ آرڈیننس کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اس کی منسوخی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے اور ایکٹ کے تحت دوبارہ جاری نہیں کیا گیا ہے، جس کی توضیعات ایک بار پھر واضح زبان میں فراہم کرتی ہیں کہ یہ صرف گوشوارہ میں بیان کردہ علاقوں تک پھیلا ہوا ہے اور جو اسے بڑھانے کا اختیار دیتا ہے، کہ وہ علاقے ایکٹ کے دائرہ کار سے خارج ہیں۔ یہ بہت آسان ہوتا اگر قانون سازیہ سادہ اور غیر واضح زبان کے استعمال سے اپنے ارادے کو واضح کرتا۔

اس معاملے میں مزید آگے نہ بڑھنے کے لیے فاضل اٹارنی جنرل کی طرف سے دی گئی ضمانت کی وجہ سے، جواب دہندگان کے بری کرنے کے حکم کو کالعدم کرنا ضروری نہیں ہے، جو جیسا ہے ویسا ہی رہے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

بریت کو منسوخ نہیں کیا گیا۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیاکشا۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: گنپت رائے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document